قطبِ مدینہ کا سفرِ آخرت

ایک عینی شاہد کی زبانی

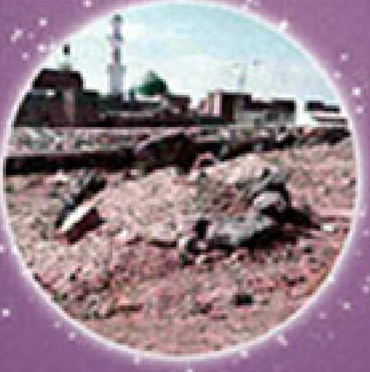

تحریر: رئیس القلم علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ
بہ روایت: علامہ ابوالقاسم ضیائی مدظلہ العالی
ترتیب و تحشیہ: سید محمد مبشر قادری

انجمن ضیاءِ طیبہ

قطبِ مدینہ کا سفرِ آخرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

جمیع الحقوق محفوظۃ

ضیائی سلسلہ اشاعت	:	۹۹
نام کتاب	:	قطب مدینہ کا سفرِ آخرت
تحریر	:	رئیس القلم علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ
بہ روایت	:	علامہ ابو القاسم ضیائی مدظلہ العالی
ترتیب وتحشیہ	:	سید محمد مبشر قادری
صفحات	:	۲۴ صفحات
تعداد اشاعت	:	۱۱۰۰
سن اشاعت	:	جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ/اپریل ۲۰۱۴ء
پروف ریڈنگ	:	ندیم احمد ندیم نورانی
کمپوزنگ	:	مرزا فرقان احمد
سرورق	:	محمد زبیر قادری
طباعت	:	
ہدیہ	:	
ناشر	:	ضیائی دارالاشاعت، انجمن ضیائے طیبہ

Anjuman Zia-e-Taiba
B-1, Shadman Appartments
Block 7-8,, Shabirabad Society,
KCHS, Near Bloch Pull Karachi.

انجمن ضیاءِ طیبہ
B-1، بلاک 7-8، شادمان اپارٹمنٹ،
شبیر آباد سوسائٹی، KCHS، کراچی۔

Ph: 92(21) 34320720, 34320721 Fax: 92(21)34893350
E-mail: info@ziaetaiba.com , Url: www.ziaetaiba.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

سخنِ ضیاءِ طیبہ

قطبِ مدینہ شاہ ضیاء الدین احمد مدنی رضی اللہ عنہ نے اپنی ۱۰۷ سالہ عمر کا تین تہائی حصّہ مدینہ منورہ کی فضاؤں میں گزارا۔ یقیناً آپ نے زندگی کے ستر سال مدینہ پاک کی سرزمین پر دینِ حق کی سچی ترجمانی و خدمت کی ہوگی؛ اس کا اندازہ آپ کے سینکڑوں علما و مشائخ کو دی گئی اجازت و خلافت سے کیا جاسکتا ہے۔ عاجزی وانکساری و صوفیانہ تربیت کے حامل ہونے پر مجالس و محافل کو سجانے میں زیادہ ترجیح دی۔ مسجدِ نبوی میں کئی سال درسِ حدیث دیا۔ ہم عصر مشائخِ کبار نے مدینہ طیبہ کا آپ کو قطب تسلیم کیا۔

آپ کے حالاتِ جمیلہ و سوانحِ عمری پر تذکرہ نگاروں کے قلم نے قرطاس کے ذخیرے کو یک جا کر رکھا ہے۔ دنیا کی معروف زبانوں عربی، اردو، انگریزی وغیرہ میں آپ کی شخصیت پر بہ آسانی مواد (Matter) مل جاتا ہے۔ انٹرنیٹ کی دنیا بالخصوص سوشل میڈیا ضیاء الدین مدنی کا نام بخوبی جانتا ہے۔

www.ziaetaiba.com

گو کہ ہر زاویے کا رخ الگ الگ ہوتا ہے اسی طرح ہر قلم کی تحریر بھی جداگانہ ہے۔ علامہ ارشد القادری کو اہلِ سنّت کی دنیا میں "رئیس القلم" کہتے ہیں۔

کیوں کہتے ہیں.....؟ اس کی گواہی اُن کے قلم سے رشحات کی گئی کتابوں سے بھی لی جاسکتی ہے۔

قلم بھی محتاج ہے علم کا، تاریخ میں قلم کی سیاہی کو علم ہی کی روشنی سے چمکتا دمکتا ہوا دیکھا گیا ہے۔

علامہ ارشد القادری کے قلم میں علم تھا تبھی ان کے سر "رئیس القلم" کا تاج سجا۔

لیکن علم بھی محتاج ہے تحقیق کا اور تحقیق ہوتی ہے ایک سچے راوی سے۔ قرآنِ مجید کے بعد سب سے عمدہ کتاب صحیح بخاری تسلیم کی جاتی ہے کہ اس میں صحیح روایات سے ہمارے نبی ﷺ کے فرامین کو یکجا کیا گیا ہے۔

روایات پر اعتماد راوی کے کردار سے کیا جاتا ہے۔ یہاں علامہ ارشد القادری نے اپنے قلم میں علامہ ابوالقاسم ضیائی کے روایات کردہ حروف کو اوراق میں سمیٹا ہے اور کیوں نہ ہو کہ رئیس القلم ایک ستھرے کردار کے راوی کو ہی چن سکتا ہے۔

رئیس القلم کا چناؤ قطبِ مدینہ کے عنوان پر لکھنے کے لیے علامہ ابوالقاسم پر ہی کیوں ہوا.....؟

علامہ ابوالقاسم ضیائی کون ہے.....؟

اُردو لغت میں ”علم دوست“ سے بڑھیا لفظ ہوتا تو وہ ابوالقاسم کے کردار کی تشریح کرتا۔

علامہ ابوالقاسم کی فکر ایک مصلح کی ہے وہ جانتا ہے کہ تحریکوں کی جان نوجوان ہوتے ہیں، اسی لیے اس کی مخلصانہ کوشش، اُس کی بے تاب نصیحت اور اُس کے حرارت مآب انشائیہ کا مرکز نوجوان ہی رہتے ہیں، وہ انہیں اپنی آہِ سحر سے بیدار کرنا چاہتا ہے اور اُس کی خواہش ہوتی ہے کہ ان میں عقابی روح کار فرما ہو جائے۔

زندگی میں شاید سب سے زیادہ مشکل مرحلہ یہی ہوتا ہے کہ کسی کیمیا نظر، بندۂ محبت، خوگر اخلاق اور رشکِ بندگی کی صحبت میسر آجائے۔ ابوالقاسم نے ساری زندگی اِسی اُون سے بنی شال کو اوڑھا ہے۔

وہ فقرا و دراویش کی صحبت میں بیٹھنے والا شخص ہونے کے ناطے اپنی تحقیق میں کوئی فضول چیز شامل نہیں ہونے دیتا۔ وہ اپنی زبان کو حیا اور محمدی تہذیب کے دائرے میں رکھتا، اُس کی زبان کی نوک سے صرف وہ واقعات ٹپکتے جن کا تعلق اسلامی اور روحانی تربیت سے ہوتا بلکہ یوں کہیے کہ ابوالقاسم قلم کے پیچھے نہیں بھاگتا بلکہ قلم اُس کے پیچھے دوڑتا ہے، اسی لیے ابوالقاسم کی زبان رئیس القلم کی سیاہی بنی۔ قطبِ مدینہ کی صحبت ابوالقاسم کو کئی سال ملی، قطبِ مدینہ سے تعلق کیسا تھا؟ یہ اس بات پر شاہد ہے کہ کسی مجلس میں اگر قطبِ مدینہ کا ذکر کیا جائے تو وہاں ابوالقاسم ضیائی کی خوشبو ضرور آئے گی۔

www.ziaetaiba.com

علامہ ارشد القادری کی یہ تحریر ان کے رشحات ”شخصیات“ سے اقتباس کی گئی ہے۔ جو دسمبر ۲۰۰۷ء میں علامہ ارشد القادری کے صاحبزادے ڈاکٹر غلام زرقانی کی ترتیب و تقدیم سے کراچی میں چھپی۔ رئیس القلم علامہ ارشد القادری کا یہ مضمون ”قطبِ مدینہ کا سفر آخرت“ کو کتابی شکل میں انجمن ضیاءِ طیبہ اپنی ضیائی دارالاشاعت کی ۹۹ویں اشاعت کے تحت عوام وخواصِ اہلِ سنّت کے لیے منظرِ عام پر لارہی ہے۔

انجمن ضیاءِ طیبہ کی سرپرستی بھی علامہ ابوالقاسم ضیائی کے سپرد ہے، اور انھوں نے اسے بحسن وخوبی سدا اچکائے رکھا ہے۔

بانیِ ادارہ ”انجمن ضیاءِ طیبہ“ (راقم کے والدِ گرامی الحاج سیّد اللہ رکھا قادری ضیائی) کے سنگ علامہ ابوالقاسم ضیائی نے مسلک و مذہب اہلِ سنّت و جماعت کو پروان چڑھانے کا بیڑا اٹھاتے ہوئے اس ادارے کو ہر دم دوام بخشا ہے۔ اللہ رب العزت ایسے مفکروں کا سایہ اہلِ سنّت پر ہمیشہ قائم رکھے۔

حال ہی میں علامہ پیر زادہ اقبال احمد فاروقی اور مولانا مختار عالم حق لاہور میں رحلت فرماگئے جب کہ بغداد شریف میں علامہ اسید الحق بدایونی[۱] کو ۲/ جمادی الاول بروز منگل شہید کر دیا گیا۔ رسالہ کی ترتیب کے دوران ہی ایک

---

[۱] آپ مولانا عبدالحمید محمد سالم میاں قادری مدظلہ کے صاحبزادے تھے اور درجنوں کتابوں کے مصنّف تھے، جن میں اکابرین کی کئی عربی فارسی کتب کے تراجم کے ساتھ ساتھ تحقیق و تخریج و تحشیہ سے مزین نادر و کم یاب کتابیں شامل ہیں۔

www.ziaetaiba.com

اور افسوس ناک خبر موصول ہوئی کہ بریلی شریف انڈیا میں نبیرۂ استاذِ زمن و برادر تحسینِ ملّت حضرت علامہ حبیب رضا خان[1] ۲۶/ جمادی الاوّل بروز جمعۃ المبارک صبح فجر میں وصال فرما گئے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے ان زعما کے درجات کو بلند فرمائے اور لواحقین کے صبر جمیل پر انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

آمین

سید محمد مبشر قادری
انجمن ضیاءِ طیبہ

www.ziaetaiba.com

---

① آپ علامہ حسنین رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے تھے۔ نمازِ جنازہ حضور تاج الشریعہ نے پڑھائی جبکہ تدفین خانقاہِ رضویہ نوریہ تحسینیہ میں مولانا تحسین رضا خان کے بائیں جانب ہوئی۔

رئیس القلم علامہ ارشد القادری ایک نظر میں

نام: غلام رشید (ارشد القادری)

تاریخِ پیدائش: ۵/مارچ ۱۹۲۵ء / شعبان ۱۳۴۳ھ

والدِ ماجد: مولانا شاہ عبدہ عبد اللطیف رشیدی

بسم اللہ خوانی: ۱۹۳۰ء

فراغت: الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور (۱۹۴۴ء)

بیعت: خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی

اجازت وخلافت: خلیفۂ اعلیٰ حضرت قطبِ مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی و سرکارِ پٹنہ حضرت سید شاہ فدا حسین رحمۃ اللہ علیہ

معروف تصانیف:

۱۔ زلزلہ	۲۔ زیر وزبر
۳۔ تبلیغی جماعت	۶۔ زلف وانجیر
۱۰۔ جلوۂ حق	۱۱۔ شریعت
۱۲۔ لسان الفردوس	۱۳۔ مصباح القرآن (۳ حصّوں میں)
۱۴۔ نقشِ کربلا	۱۶۔ ایک سفر دہلی سے سہارن پور تک
۱۷۔ لالہ زار	۱۹۔ تعزیراتِ قلم
۲۰۔ دعوتِ انصاف	۲۱۔ تاریخِ فقہِ حنفی
۲۲۔ تاریخِ فنِ حدیث	۲۴۔ تفسیرِ سورۂ فاتحہ

وفات: ۱۶/ صفر المظفّر ۱۴۲۳ھ / ۲۹/ اپریل ۲۰۰۲ء۔

www.ziaetaiba.com

ناصحا تجھ کو خبر کیا کہ محبت کیا ہے

روز آجاتا ہے سمجھاتا ہے یوں ہے یوں ہے

وسیم بریلوی

انجمن ضیاء طیبہ
www.ziaetaiba.com

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت کے مریدِ رشید و سعید اور خلیفۂ اجل قطبِ مدینہ، شیخ العرب والعجم حضرت مولانا الحاج شاہ ضیاء الدین احمد قادری رضوی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّھُمَا الْعَزِیْز نے خاص مدینۃ النبی میں ۴/ذی الحجہ کو جمعہ کے دن عین اذان کے وقت کلمۂ حی علی الفلاح پر داعیِ اجل کو لبیک کہا۔

۳۰ برس کی عمر شریف میں آپ نے ہندوستان سے ہجرت فرمائی اور مدینہ امینہ میں جا کر بس گئے۔ مدینہ طیبہ کے دورانِ قیام آپ نے ستّر حج کیے۔ ادھر دس سالوں سے آپ مدینہ پاک میں اس طرح گوشہ نشیں ہو گئے تھے کہ ایک دن کے لیے بھی کبھی مدینے سے باہر نہیں نکلے، کیوں کہ آپ کی زندگی کی سب سے قیمتی آرزو تھی کہ جب پیامِ اجل لے کر موت کا فرشتہ آپ کے پاس آئے تو آپ مدینے میں اسے ملیں۔ اسی اندیشے کے پیشِ نظر آپ نے دس سال سے یک لخت اپنا سفر بند کر دیا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مدینے کے باہر موت آجائے۔

اور خدا کا شکر ہے کہ بالآخر ایک عاشقِ صادق اور ایک وارفتۂ محبت کی یہ آرزو پوری ہوئی اور مدینے میں موت بھی آئی تو اس شان سے آئی کہ ادھر مسجدِ

نبوی شریف کے مینارۂ نور سے خدا کے منادی نے آواز دی: "حی علی الفلاح" یعنی کامرانی کی طرف آؤ اور ادھر عاشقِ پاک باز کی روح نے جسدِ عنصری سے پرواز کی۔ پکار کے جواب میں ذرا بھی تاخیر نہیں ہوئی، کیوں کہ پکارنے والے نے جہاں سے پکارا تھا وہی اس کی زندگی کی آخری منزل تھی ؎

تمنّا ہے درختوں پہ ترے روضے کے جا بیٹھوں
قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مقیّد کا

مدینۃ النبی میں حضرت شیخ کی خانقاہ عشق و عقیدت اور عرفان و اتّقان کی ایک ایسی آفاقی تربیت گاہ تھی جہاں روئے زمین کے سارے خِطّوں سے اہلِ شوق کے قافلے اترتے تھے..... دلوں کی سر زمین پر بادل کی طرح فیضان کی بارش ہوتی تھی..... مایوس روحوں کے آفاق پر صبحِ اُمّید کا اجالا پھیلتا تھا..... اور حبِ رسول کے کیف میں ڈوبا ہوا ماحول اندر سے لے کر باہر تک روح و تن کی پوری بستی کو مہکا دیتا تھا۔

موسمِ حج کے موقعہ پر تو ان کے مے کدۂ عشق و عرفان میں بہار آجاتی تھی..... صبح سے شام اور شام سے رات گئے تک ہر وقت بادہ کشوں کا ہجوم لگا رہتا تھا..... ذکرِ الٰہی، تلاوتِ قرآن اور نغمہ ہائے نعت اور صلاۃ و سلام کے ترنّم سے پوری فضا معطر رہتی تھی..... سرور و مستی کے عالم میں کبھی آنکھوں کے پیمانے چھلکتے..... کبھی محفل سے نالۂ و فغاں کی چیخ بلند ہوتی..... کبھی یارسول اللہ کی ضرب سے دل کی گرہیں کھلتیں..... اور کبھی ساقی کی نگاہِ التفات اٹھتی تو روحوں کے دامن سے جنم جنم کا غبار دھل جاتا۔

نجدی حکومت کے جبری ماحول میں رہتے ہوئے بھی وہ اپنے جذبۂ عقیدت کے مظاہرے میں بالکل آزاد تھے۔ ان کی خانقاہ کا سارا ہنگامۂ شوق، عشق و عرفان کی ساری سر مستی اور قلب و روح کی تطہیر و تنویر کا سارا عمل نجد کے قاضیوں کے نزدیک شرک ہی شرک تھا، لیکن اسے مدنی سرکار ہی کا تصرف کہیے کہ جبر و استبداد کی بنیاد پر اپنے مذہب کا کاروبار چلانے والی حکومت کبھی ان کے راستے میں حائل نہ ہو سکی یا پھریوں کہیے کہ تاج دارِ حرم اور شہریارِ ارم نے اپنے ایک وفا کیش دیوانے کو اپنی رحمتوں کے حصار میں کچھ اس طرح چھپا لیا تھا کہ کسی گستاخ کا ہاتھ وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکا۔

حضرت قطبِ مدینہ کو بریلی سے جو والہانہ محبت تھی اس کے اظہار میں کبھی انہوں نے اس اندیشے کی پرواہ نہیں کی کہ سعودی عرب کے نجدی حکمراں بریلی کا نام سن کر سلگ جاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی عقیدت میں ان کی خانقاہ کا ماحول ہر وقت بھیگا رہتا تھا۔ مدینے کی کوئی صبح یا کوئی شام ایسی نہیں تھی جب کہ ان کے گھر سے ”حدائقِ بخشش“ کے نغموں کی آواز نہ سنائی دیتی ہو..... اور اعلیٰ حضرت کی وہ مشہورِ زمانہ نعت جو چار زبانوں پر مشتمل ہے اور جسے لوگ مردہ دلوں اور بے کیف روحوں کا مسیحا کہتے ہیں، جس کی ابتدا یوں ہے:

لَمْ یَأْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثلِ تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا
اَلْبَحْرُ عَلٰی وَالْمَوْجُ طَغٰی من بے کس و طوفاں ہوش ربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا

یہ تو آج بھی مدینے کے بچے بچے کی زبان پر ہے.....اور اسے بارگاہِ رسالت میں اعزازِ قبول کی سند ہی کہیے کہ یہ قصیدۂ جاں نواز حضرتِ شیخ کی محفل سے ٹیپ ہو کر مدینے کے بازار میں پہنچا اور وہاں سے کیسٹ کے ذریعے ساری دنیا میں پھیل گیا۔

اب مدینے کا سب سے قیمتی تحفہ جو حاجی اپنے ساتھ لے کر آتا ہے اور دلوں کو حبِ رسول کی تپش سے گرم رکھتا ہے وہ اعلیٰ حضرت کا یہی قصیدۂ نعتیہ ہے، جسے ایک انچ کے چوڑے فیتے نے اپنے سینے میں جذب کر لیا ہے۔

جگر گوشۂ اعلیٰ حضرت تاج دار اہلِ سنّت مفتیِ اعظمِ ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کو کئی بار حبیب کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ مدینۃ النبی میں اکثر آپ کا قیام حضرت شیخ ہی کے دولت کدے پر ہوتا تھا۔ مفتیِ اعظمِ ہند کی خداداد محبوبیت، بارگاہِ رسالت میں ان کا مقامِ تقرب اور علم و فضل، زہد و تقویٰ اور مدارجِ ولایت میں ان کی برتری کا نظارہ اس وقت دیکھنے میں آتا تھا جب کہ حضرت شیخ کے گھر وہ مہمان ہوتے تھے۔

www.ziaetaiba.com

ملک ملک کے علما و عمائدین، بلادِ عرب کے مشائخِ کبار اور بڑے بڑے اساطینِ ملّت بزم میں جلوہ گر ہوتے اور مفتیِ اعظم شہ نشیں میں بیٹھتے..... برکت و فیض کی نعمت تقسیم فرماتے..... کوئی حدیث و تفسیر اور دوسرے علوم و فنون کی سند طلب کرتا..... کوئی سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کی اجازت کی درخواست کرتا..... کوئی اپنے ملک کے کسی نہایت پیچیدہ مسئلے میں حضرت سے

استغنا کرتا..... اور حضرت شمعِ محفل کی طرح اپنے پروانوں کے ہجوم میں خود بھی روشن ہوتے اور دوسروں کو بھی روشن کرتے۔

حضرت شیخ کی متوکّلانہ زندگی، زہد و تقویٰ، علم و فضل، ولولۂ تبلیغ و ارشاد، امّت کا درد، دینی اخلاص، ریاضت و مجاہدہ، بارگاہِ رسالت میں تقربِ خاص اور باطنی کمالات کی بنیادوں پر دنیائے اسلام کے علمائے مشاہیر اور مشائخِ کبار انہیں "قطبِ مدینہ" کہتے تھے۔ اب وصال شریف کے موقع پر جن عجیب و غریب واقعات کا ظہور ہوا ہے، ان سے اس عقیدے کو مزید تقویت حاصل ہو گئی ہے۔

وصال شریف کے وقت کے عینی شاہد اور حضرت شیخ کے خادمِ خاص جناب ابوالقاسم صاحب قادری ضیائی نے اپنے خط میں جو واقعات تحریر فرمائے ہیں وہ انتہائی پر اسرار، ایمان افروز اور رقّت انگیز ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ وصال شریف کے ایک ہفتے قبل ہی سے حضرت پر استغراقی کیفیت طاری رہنے لگی تھی، لیکن اس حالت میں بھی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی۔ جمعرات کا دن گزار کر شب میں عجیب و غریب واقعات کا ظہور ہوا۔ رات ڈھل جانے کے بعد حضرت اپنے ارد گرد بیٹھنے والوں کی طرف متوجّہ ہوئے اور ان سے ارشاد فرمایا:

"ہمارے مشائخ کرام تشریف لا رہے ہیں۔"

پھر تھوڑی دیر کے بعد زبان کھلی اور حکم ہوا:

"مؤدّب ہو جاؤ کہ سرکار غوث الوریٰ جلوہ فرما ہونے والے ہیں..... حضور تشریف لائیے..... اپنے غلام کی دست گیری فرمائیے۔"

پھر کچھ دیر کے بعد متوجّہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

”حضرت خضر علیہ السلام کے لیے جگہ خالی کرو..... وہ ایک مسکین بندے کو عرفان و اتقان کے جلووں سے سرفراز کرنے آ رہے ہیں۔“

پھر کچھ ہی وقفہ گزرا تھا کہ ایک نہایت رقّت انگیز اور دھیمی آواز کان میں آئی جب کہ آنکھیں اشک بار تھیں اور چہرے پر مسرت کی روشنی چمک رہی تھی۔

”حضور! نقاہت کی وجہ سے کھڑے ہونے کی طاقت نہیں ہے، ورنہ کھڑے ہو کر تعظیم بجالاتا..... اے خوشا نصیب کہ جلووں میں نہلا دیا گیا..... الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ۔“

راوی کا بیان ہے کہ جمعہ کی رات اسی عالمِ کیف و نور میں گزری۔ صبح کے وقت طبیعت نہایت ہشاش بشاش تھی۔ ۱۲ بجے دن کے وقت میں نے دودھ کا ایک گلاس پیش کیا۔ پہلے تو حضرت نے انکار فرمایا، لیکن جب میں نے شہد لا کر اہلِ مدینہ کا یہ محاورہ عرض کیا..... صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ وَاشْرِبُوا الْحَلِیْبَ یعنی حبیب پر درود بھیجیے اور دودھ نوش فرمائیے، تو اس جملے پر دیر تک ہونٹ جنبش کرتے رہے۔ اس کے بعد تھوڑا سا دودھ نوش فرمایا۔ اس کے چند ہی منٹ کے بعد دست گیرِ انس و جاں سرکار غوث جیلانی رضی اللہ عنہ کے حلقۂ جیلانیہ کے خطیب صاحب الفضیلۃ حضرت شیخ صبیح دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْقُدْسِیَّۃ تشریف لائے اور آپ سے ملاقات کی۔

یہ آخری شخص تھے، جن سے حضرت شیخ نے ملاقات فرمائی۔ اس کے بعد وہ کسی سے نہیں ملے۔ بارگاہِ غوثیت سے حضرت شیخ کو جو عظیم نسبت حاصل

تھی، یہ اسی کی برکت تھی کہ عین دمِ واپسیں کے وقت حلقۂ قادریہ کے ایک شیخِ کامل نے انہیں رخصت کیا۔

ابھی وہ جلوہ فرما ہی تھے کہ چند منٹ کے بعد حضرت شیخ نے داعیِ اجل کو لبیک کہا..... لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی ایک دھیمی آواز کان میں آئی اور ہمیشہ کے لیے وہ زبان خاموش ہوگئی، جس کے الفاظ چمن چمن میں بکھرے ہوئے ہیں۔

حضرت شیخ کے وصال کی خبر سارے مدینے میں بجلی کی لہر کی طرح دوڑ گئی۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد علما و مشائخ اور ساداتِ کرام سے سارا گھر بھر گیا۔ پھوٹ پھوٹ کر رونے والوں کے ہجوم سے گلی میں تل رکھنے کی جگہ نہیں تھی۔

عصر کے وقت حضرت کو غسل دیا گیا۔ غسل دینے والوں میں حضرت شیخ کے جانشین و جگر گوشۂ مظہرِ ضیا حضرت مولانا الحاج فضل الرحمٰن صدّیقی[1]،

---

[1] مولانا فضل الرحمٰن ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۵ میں پیدا ہوئے، فضل الرحمان مدنی سے مادّۂ تاریخ نکلتا ہے۔ آپ ماشاء اللہ، حافظ، عالم، نہایت با اخلاص بامروّت، خوش خلق اور نہایت سخی انسان تھے، اپنے والدِ ماجد حضرت مدنی قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ مجاز تھے، اور حضرت شاہ علی حسین اشرفی میاں قدس سرہٗ سے بھی اجازت و خلافت یافتہ تھے۔ ۱۳۷۱ھ / 1951 میں حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفٰی رضا خاں قدس سرہٗ نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تحریری خلافت عطا فرمائی اور بیت اللہ شریف میں میزابِ رحمت کے نیچے اپنے ساتھ کھڑا کر کے اجازت و خلافت کے الفاظ کا اعادہ فرمایا۔ علامہ فضل الرحمٰن مدنی نے ۲۶ر شوّال ۱۴۲۳ھ مطابق ۳۰ر دسمبر ۲۰۰۲ء کو مدینۂ منورہ میں وصال فرمایا۔

نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضرت مولانا ریحان رضا خاں عرف رحمانی میاں[1]، حضرت مولانا قاری مصلح الدین صدّیقی[2]، حضرت مولانا مفتی نور اللہ صاحب محدّث

---

① علامہ ریحان رضا خان رحمانی میاں ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۴ء کو خواجہ قطب بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جامعہ منظر اسلام بریلی شریف میں ہوئی پھر والد ماجد کے حکم پر لائل پور (فیصل آباد) جامعہ منظر اسلام میں محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تحصیل علوم فرمایا۔ اپنے جد امجد حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں سے بیعت و خلافت کا شرف حاصل کیا۔ ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء کو وفات پائی۔

② علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۷ء بمقام قندھار ضلع ناندیڑ ریاست حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد علامہ غلام جیلانی بڑے عالم صوفی با صفا تھے۔ ۱۳۵۰ھ میں اپنے والد ماجد سے قرآن شریف حفظ کیا۔ حافظ ملت علامہ عبد العزیز مبارکپوری نے تکمیل حفظ قرآن پر آپ کی دستار بندی فرمائی۔ ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء میں دار العلوم اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ میں داخلہ لیا۔ ۱۹۴۳ء میں جامعہ عربیہ ناگپور تشریف لے گئے اور اسی جامعہ میں فارغ التحصیل ہو کر علامہ سیّد محمد محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں آپ کی دستار بندی ہوئی۔ آپ کو صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی سے بیعت و خلافت کا شرف حاصل ہے۔ ۱۹۴۹ میں کراچی تشریف لائے۔ ۱۹۵۰ء میں اخوند مسجد کھارادر میں خطیب و امام مقرر ہو کر ۱۹ سال خدمات انجام دیں۔ ۱۹۶۹ میں میمن مسجد مصلح الدین گارڈن میں پیش امام و خطیب ہوئے۔ ۱۹۵۴ء میں پہلا حج ادا فرمایا۔ اسی حج کے دوران قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ قاری صاحب کو لے کر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے۔ ۱۹۷۰ء میں سفر حج کے دوران آپ نے بغداد شریف سرکار غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے دربار پر حاضری دی۔ ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

بصیرپوری[1]، یونان میں حضرت شیخ کے خلیفۂ راشد مولانا اشرف القادری اور حضرت کے خادمِ خاص مولانا ابوالقاسم ضیائی کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

غسل دیتے وقت حضرت کے جسم کے اس حصّے سے جہاں بحالتِ مرض انجکشن دیا گیا تھا، جلد کھل جانے کی وجہ سے تازہ خون بہنے لگا، جسے بڑی مشکل سے بند کیا گیا۔ حضرت کی یہ زندہ کرامت دیکھ کر لوگ ششدر رہ گئے اور دلوں میں یہ اعتقاد راسخ ہو گیا کہ اللہ والے مر کر بھی زندہ رہتے ہیں۔

غسل کے بعد حلقۂ قادریہ مدینہ طیبہ شاخ کے احباب اور حضرت شیخ کے متوسلین و اقارب نے حضرت کو کفن پہنایا..... سرِ مبارک کے نیچے روضۂ پاک کے حجرۂ شریف کی خاک اور روضۂ پاک کا غلاف رکھا گیا..... کفن پر گنبدِ خضریٰ کا غُسالہ اور عطر چھڑکا گیا..... اور خوشبودار پھول ڈالے گئے۔

بعد نمازِ عصر مسجدِ نبوی شریف کے ریاضِ جنّت میں شام کے تاج المشائخ عارف باللہ حضرت شیخ محمد علی مراد کی اقتدا میں نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ نمازِ جنازہ میں

www.ziaetaiba.com

(۱) علامہ مفتی نور اللہ بصیرپوری ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء کو آپ دارالعلوم حزب الاحناف سے سند فراغت اور دستار فضیلت سے مشرف ہوئے۔ ۱۳۵۵ھ میں خواجہ محمد سعد اللہ کی دعوت پر بصیرپور تشریف لائے اور تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا ۱۹۴۲ء کے موقع پر مولانا سید ابوالبرکات کے مشورے پر صدرالافاضل مولانا سیّد نعیم الدین مرادآبادی کے دست حق پرست پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ۱۹۸۳ء کو جمعہ کی دونوں اذانوں کے درمیان آپ نے اس دار فانی سے راہ آخرت اختیار کی۔

انڈونیشیا، الجزائر، ترکی، مصر، شام، حجازِ مقدّس، جزائرِ عرب، ہندوپاک اور عرب و عجم کے بہت سارے بلاد و امصار کے علما، مشائخ اور عام مسلمانوں نے شرکت کی۔

نمازِ جنازہ کے بعد ہزاروں مجمع عشّاق کے ساتھ جنازۂ مبارکہ کا جلوس تہلیل و تکبیر کے ساتھ مدینے کے قبرستان ''جنّت البقیع'' کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں اہلِ بیتِ اطہار کے مزاراتِ طیبات کے پہلو میں حضرت کی لحد پہلے سے تیار تھی۔

حضرت شیخ کو ان کے جگر گوشہ اور جانشیں حضرت مولانا فضل الرحمٰن صدّیقی نے خلفا، اعزّہ اور ممتاز علما و مشائخ کے تعاون سے لحد میں اتارا۔

عینی شاہد کا بیان ہے کہ جب حضرت شیخ کے چہرے سے کفن ہٹایا گیا تو دیکھنے والوں پر ایک حیرت کا عالم طاری ہو گیا، اتنا حسین، پرنور اور شگفتہ چہرہ زندگی میں انہوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ بے ساختہ لوگوں کی زبانوں سے تسبیح و تہلیل کی آواز بلند ہو گئی۔ بلاشبہ چہرے پر انوار کی مچلتی ہوئی تجلّی ایک پیکرِ عشق و وفا کی سچائی، حق پرستی اور محبوبیت کی کھلی ہوئی دلیل تھی۔

ٹھیک اس وقت جب کہ مدینے کے افق پر آفتاب کی زرد ٹکیہ ڈوب رہی تھی، دنیائے اسلام و سنّیت کا مہرِ تاباں لحد کی آغوش میں غروب ہو گیا۔

مسندِ گل منزلِ شبنم ہوئی
دیکھ رتبہ دیدۂ بیدار کا

❁..❁..❁

گل ہائے عقیدت بہ حضور

حضرت قطبِ مدینہ سیّدی **ضیاء الدین احمد** قادری رضوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

ندیم احمد ندیم نورانی..............................

ہیں اِک وَلیِّ خدا حضرتِ ضیاء الدین
جبھی تو کرتے ہیں ہم مِدحتِ ضیاء الدین

زمانہ "قطبِ مدینہ" پکارتا ہے اُنھیں
اُفُق پہ چھائی ہے یہ شہرتِ ضیاء الدین

ہیں وہ رضا[1] کے مرید و خلیفہ، اے لوگو!
خوشا! بلند ہے یہ نسبتِ ضیاء الدین

وصی محدّثِ سورت[2] کے وہ بھی ہیں شاگرد
نصیب والوں میں ہیں حضرتِ ضیاء الدین

تھے دوست مفتیِ اعظم[3]، مبلّغِ اعظم[4]
بڑی ہی خوب تھی یہ صحبتِ ضیاء الدین

ہیں آپ شیخِ عرب اور تاج و فخرِ عجم
خدا کا فضل ہے یہ شوکتِ ضیاء الدین

مدینے میں وہ مناتے رہے سدا میلاد
جہاں نے دیکھی ہے یہ عادتِ ضیاء الدین

کیا ہے فیضِ مسلسل کا سلسلہ جاری
جہاں میں بٹتی ہے یہ دولتِ ضیاء الدین

www.ziaetaiba.com

ضیائے رُخ سے چمکتی تھی چشمِ اہلِ جہاں
تھی رشکِ مہر و قمر صورتِ ضیاءالدین

بلند فکر و نظر اور دل رُبا کردار
جہاں کو بھائے نہ کیوں سیرتِ ضیاءالدین

جوارِ گنبدِ خَضرا میں زندگی گزری
سدا چمکتی رہی قسمتِ ضیاءالدین

ہوئے ہیں دفن ضیا نزدِ اہلِ بیتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سدا مہکتی رہے تربتِ ضیاءالدین

ندیمؔ! حشر میں میرے بھی کام آئے گی
خدا کے فضل سے یہ اُلفتِ ضیاء الدین

حواشی

① اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

② حضرت علامہ مولانا وصی احمد محدّث سورتی پیلی بھیتی رحمۃ اللہ علیہ

③ حضرت مفتی اعظم علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں نوری (شہزادۂ امام احمد رضا خاں) رحمۃ اللہ علیہ

④ اس فقیر (ندیم احمد ندیمؔ نورانی) کے دادا پیرو مرشد حضرت مبلغ اعظم علامہ شاہ محمد عبدالعلیم صدّیقی میرٹھی مہاجر مدنی (خلیفۂ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں و والدِ ماجد قائدِ ملّتِ اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی صدّیقی) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم۔

بدھ، ۱۱/ ذی قعد ۱۴۳۴ھ مطابق ۱۸/ ستمبر ۲۰۱۳ء۔

انجمن ضیاءِ طیبہ کی 100 مطبوعات

اُردو کتب

۱	ضیائے محرم الحرام	۱۷	ضیاء الدعا (مسنون دعائیں)
۲	ضیائے صفر المظفر	۱۸	ضیائے حج (حج کے مسائل)
۳	ضیائے ربیع الاول	۱۹	ضیائے عمرہ (عمرہ کے مسائل)
۴	ضیائے ربیع الثانی	۲۰	ضیائے حج وعمرہ
۵	ضیائے جمادی الاول	۲۱	ضیائے طواف (طواف کی دعائیں)
۶	ضیائے جمادی الثانی	۲۲	کتاب الدعوات والاذکار
۷	ضیائے رجب المرجب	۲۳	قربانی کے فضائل ومسائل
۸	ضیائے شعبان المعظم	۲۴	مسلک۔۔۔کیا..کیوں..کونسا..؟؟؟
۹	ضیائے رمضان	۲۵	وسیلہ۔۔۔کیا.. کیوں.. کیسے..؟؟؟
۱۰	ضیائے شوال المکرم	۲۶	تین اہم فتاویٰ
۱۱	ضیائے ذوالقعدہ	۲۷	کس کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے؟
۱۲	ضیائے ذی الحجہ	۲۸	فتویٰ... اقامت میں کب کھڑے ہوں؟
۱۳	گلستان رمضان	۲۹	گیارھویں شریف کی شرعی حیثیت
۱۴	الوظیفة الکریمة	۳۰	لوگ کیا کہیں گے؟
۱۵	ضیائے درود	۳۱	اعلام الاذکیاء باثبات علوم غیب
۱۶	ضیائے طیبہ (قصیدہ بردہ شریف)	۳۲	ضیائے قرآن

www.ziaetaiba.com

۳۳	سنّی کانفرنس کا تاریخی تسلسل	۵۳	ذاکر نائیک کی یزید سے محبت
۳۴	اسلامی حدود اور تعزیرات	۵۴	علی سے پوچھ کتنا عظیم ہے صدّیق
۳۵	حکمرانوں کی بے حسی و معیشت کی تباہ کاری	۵۵	آئینۂ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دو عکس
۳۶	قراۃ العیون و مفرح القلب المحزون	۵۶	غزوۂ احد اور سیّد الشہداء رضی اللہ عنہ
۳۷	اسلام میں اخلاقیات اور ہماری ذمہ داریاں	۵۷	اسمائے شرکائے بدر و شہدائے احد و کربلا
۳۸	لفظوں کی حرمت اور ابدی نعمت	۵۸	سیرتِ حمزہ رضی اللہ عنہ اور فلم "The Message"
۳۹	مفید النساء (خواتین کے مسائل)	۵۹	ضیائے گیارھویں
۴۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج	۶۰	پیغاماتِ غوثیہ
۴۱	فضائل مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	۶۱	پیغاماتِ رضویہ
۴۲	الاسراء والمعراج (معراجِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم)	۶۲	سیرتِ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
۴۳	معراج..... کہاں سے؟ کہاں تک؟	۶۳	اس صدی کا مجدد کون؟
۴۴	معراجِ جسمانی	۶۴	امام احمد رضا رضی اللہ عنہ اور احترامِ سادات
۴۵	محفلِ میلاد اور علماءِ عرب	۶۵	ضیائے حدائقِ بخشش
۴۶	ضیائے میلاد النبی	۶۶	امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے تجدیدی کارنامے
۴۷	میلاد النبی کب سے..؟ مطالعہ تاریخی تسلسل	۶۷	مفتیِ اعظم محمد مصطفیٰ رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
۴۸	عیدِ میلاد النبی اور دہشت گردی	۶۸	ضیائے کنز الایمان
۴۹	گستاخی و اہانتِ رسول کی عالمی مہم	۶۹	محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ
۵۰	تلخیص "گستاخی و اہانتِ رسول"	۷۰	گلشنِ رضویہ کے دو پھول
۵۱	بارہ ربیع الاول تاریخ ولادت؟ یا وفات؟	۷۱	بیہقیِ وقت مفتی منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ
۵۲	فضائلِ اہلِ بیت	۷۲	تجلیّاتِ قمر

www.ziaetaiba.com

۷۳	حل المشکلات من الملفوظات	۷۷	تربیتِ اولاد میں ماں کا کردار
۷۴	تجلیاتِ قطبِ مدینہ	۷۸	اعلیٰ حضرت کے ایک گمشدہ خلیفہ
۷۵	مسواک	۷۹	قطبِ مدینہ کا سفر آخرت
۷۶	ماں کے آنچل پہ شبنم ٹپکتی رہی	۸۰	قصیدۂ بردہ شریف کی تاریخی حیثیت

عربی کتب

۸۱	اربعون حدیثا النبویة	۸۳	صدر الشریعه مولانا امجد علی اعظمی
۸۲	مراحل الطباعة	۸۴	قطب مدینه مولانا ضیاء الدین مدنی

انگریزی کتب

۸۵	Muhaddith Surti (An Erudite of Modern Muslim India)
۸۶	Giving Azaan at the Grave
۸۷	Calling The Prophet a “Man” or “Brother”
۸۸	Innovation (Bidat) in Islam
۸۹	Fatiha 3 days, Ten days & 40 days
۹۰	Taqleed Following the four Imams
۹۱	Attaining Help from the Prophets and Saints
۹۲	Dua after the Janazah Salaah
۹۳	Perform Zikr Loudly
۹۴	The Urs Anniversary on the Departure of A Saint
۹۵	Loudly Reciting the Kalimah while Carrying the Janazah
۹۶	Calling Out Ya Rasoolallah ﷺ
۹۷	Kissing the Thumbs on Hearing the name of The Prophets
۹۸	The Standing Salam
۹۹	Celebrating the Birth of The Prophet “Meelaad”
۱۰۰	Placing Flowers & Sheets on and Brightening the Graves

www.ziaetaiba.com

انجمن ضیائے طیبہ کی قطب مدینہ کے احوال پر شائع کردہ کتب

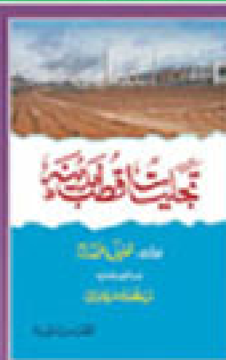

انجمن ضیائے طیبہ کی حالیہ شائع کردہ کتب

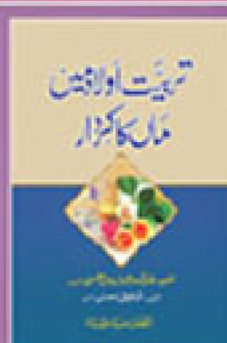

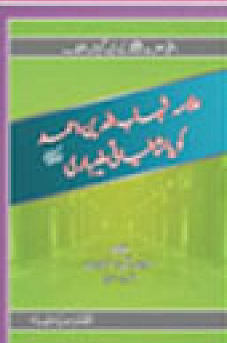

انجمن ضیائے طیبہ کی قطب مدینہ کے احوال پر زیر تدوین کتب

اوراد و وظائف
سیدی قطب مدینہ

قطب مدینہ
اور ان کے مشائخ

قطب مدینہ
اور ان کے خلفاء
(دو جلد)

اقوال و ارشادات
سیدی قطب مدینہ